Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

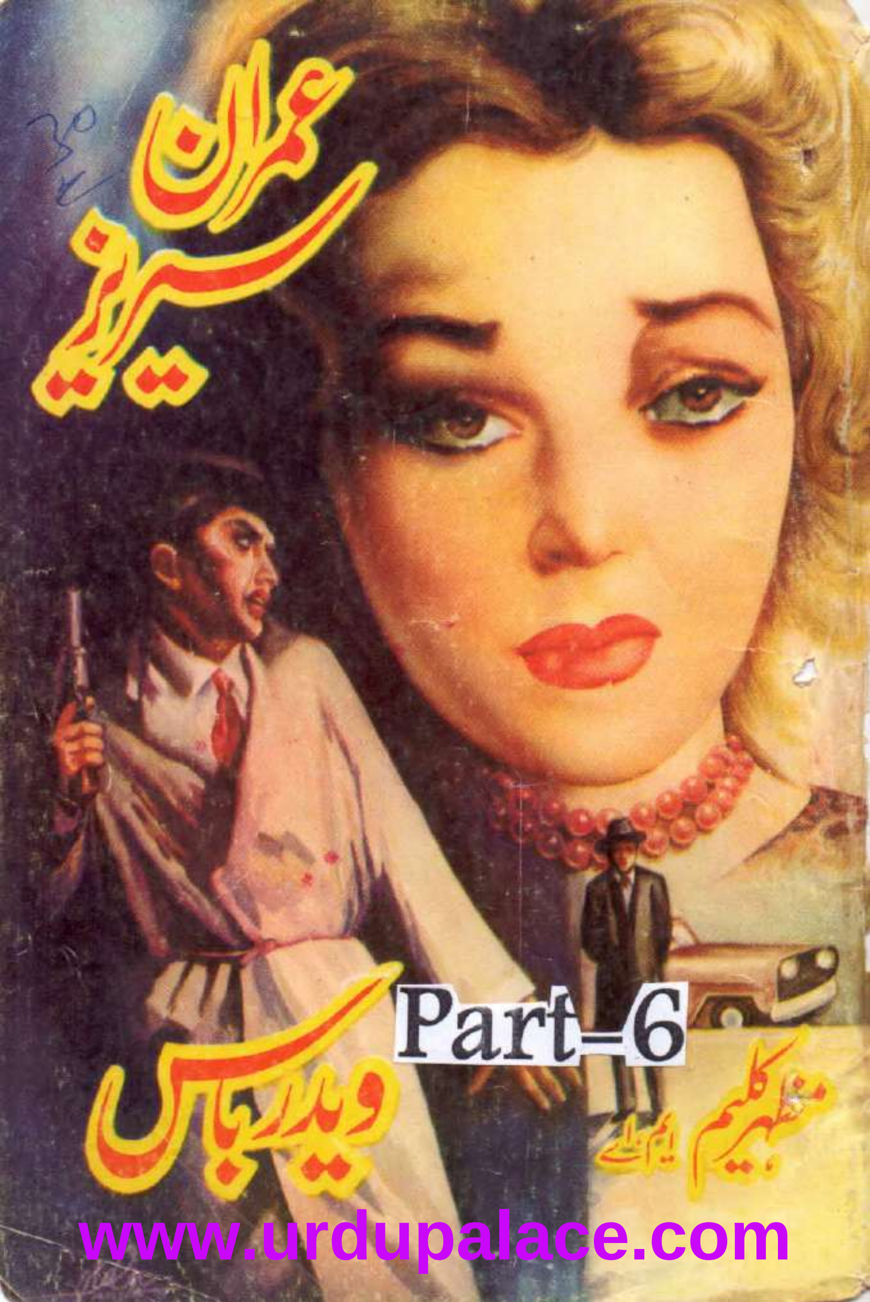

www.urdupalace.com

"ورنہ تم خودکشی کرلوگی۔یہی کہنا چاہتی ہونا ! شوق سے کرلو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا" ــــــ فلیپر نے چڑاتے ہوئے کہا۔

اور جولیا نے اپنے ذہن کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش شروع کردی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جوش کی بجائے ہوش اس کے لئے زیادہ کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کی کوشش کامیاب رہی اور چند منٹ بعد ہی اس نے بڑے اطمینان سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگادی اور باہر راستے کو غور سے دیکھنے لگی۔ وہ راستہ یاد رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کار کا رخ اس وقت شہر کی طرف ہی تھا۔

ادھر فلیپر نے جب دیکھا کہ جولیا بڑے اطمینان سے بیٹھی باہر دیکھ رہی ہے تو اس نے دانت بھینچ لئے اور پھر دوسرے لمحے اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک لیور کھینچ لیا اور دوسرے لمحے کار کے پچھلے دروازوں اور درمیانی شیشے پر سیاہ رنگ کا ایک اور شیشہ چڑھ گیا اور اب جولیا باہر دیکھنے سے بھی معذور ہوگئی۔

فلیپر تیزی سے کار چلاتا رہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ کے بعد وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ کار وہ اندر لے چلا گیا۔ ایک دیوار کے سامنے جاکر اس نے کار روک دی۔ اور پھر نیچے اتر کر دیوار کی جڑ میں موجود ایک دیوار کے رنگ کا چھوٹا سا بٹن دبا یا۔ بٹن دبتے ہی دیوار ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ اب اندر ایک خالی کمرہ تھا۔

فلیپر دوبارہ کار میں بیٹھا اور پھر وہ کار سٹارٹ کرکے کمرے کے اندر لئے چلا گیا۔ کمرے کے عین درمیان میں اس نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ کا ایک خانہ کھول کر اس نے چھوٹا سا ایک کیمرہ نما آلہ نکالا۔ اس کی تار ڈیش بورڈ کے اندر ہی منسلک تھی۔ کیمرے نما آلہ کی سائیڈ میں ایک سرخ رنگ کا سوئچ موجود تھا۔ اس نے سوئچ دبادیا۔ سوئچ دباتے ہی کمرے کا وہ حصہ جس پر کار موجود تھی کسی جدید ترین لفٹ کی طرح نیچے اترنا شروع ہوگیا۔ تقریباً دو منٹ تک کار نیچے اترتی رہی۔ پھر ایک جھٹکے

www.urdupalace.com

سے رک گئی۔ کار کے رکتے ہی فلیپر نے سوئچ آف کر کے آلہ دوبارہ ڈیش بورڈ میں فکس کر دیا۔ اور سٹارٹ کر کے آگے بڑھائے گیا۔ یہ ایک طویل مگر کشادہ راہداری تھی۔ کار اس میں خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ پھر راہداری کا موڑ مڑتے ہی ایک بند دروازہ آگیا جس کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔

جیسے ہی فلیپر نے کار روکی۔ ان میں سے ایک آدمی فلیپر کی طرف بڑھا۔ فلیپر نے دو انگلیوں سے وی کا نشان بنایا اور پھر دوسرے ہاتھ کا مکہ بنا کر انہیں دکھایا۔

دوسرے لمحے وہ مسلح آدمی مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹ گیا اور اس کے پیچھے ہٹتے ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور فلیپر کار آگے بڑھائے گیا۔ اندر ایک کافی بڑا ہال تھا جس میں کم از کم بیس مسلح آدمی موجود تھے۔ فلیپر نے کار ہال کے درمیان روک دی اور پھر سیاہ شیشوں اور فائر پروف شیشوں کا نظام ختم کر دیا اور خود کار سے باہر نکل آیا۔

جولیا اسی طرح سیٹ سے پشت لگائے خاموشی سے بیٹھی تھی۔ "اس عورت کو باہر نکالو اور اس سے ریوالور لے لو" ——— فلیپر نے اپنے حامیوں کو حکم دیا چنانچہ تمام مسلح آدمیوں نے کار کو گھیر لیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔ جولیا کو بازوؤں سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔ دوسرے آدمی نے بڑی پھرتی سے جولیا کی تلاشی لے لی۔ مگر جولیا کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

"اس کے پاس ریوالور نہیں ہے باس" ——— اس آدمی نے ایک طرف کھڑے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھی طرح دیکھو ریوالور اس کے پاس موجود تھا۔ کار کے اندر بھی چیک کر لو" ——— فلیپر نے سخت لہجے میں کہا اور پھر ایک آدمی نے کار کے اندر سیٹ کے درمیان پھنسا ہوا ریوالور نکال لیا۔

www.urdupalace.com

"ریوالور یہ ہے" ۔۔ ——— اس آدمی نے ری[illegible]پکڑ[illegible]
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب اسے روم نمبر فور میں لے جاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں اور اگر یہ کوئی شرارت کرنا چاہے تو بیشک گولی مار دینا" ——— فلیپر نے حکم دیا اور پھر خود ایک دروازے سے باہر نکل گیا۔

"چلیئے محترمہ" ——— مسلح آدمیوں نے جولیا کو سخت لہجے میں حکم دیا۔ جولیا خاموشی سے چل پڑی۔ ہال سے باہر ایک چھوٹی سی راہداری میں چلتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئی۔ دروازے پہ چار کا ہندسہ لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

تالا کھول کر دروازہ کھولا گیا اور پھر جولیا کو اندر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ جولیا لڑکھڑاتی ہوئی اندر پہنچ گئی۔ پورے کمرے میں صرف ایک کونے میں ڈبل بیڈ پڑا ہوا تھا جو ٹھوس لوہے کا بنا ہوا تھا اور کمرے کے فرش میں فکسڈ تھا۔ اس کے اوپر فوم ربڑ کے دو گدے پڑے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ پورے کمرے میں کوئی سامان نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس کمرے میں کوئی روشندان تھا اور نہ کوئی کھڑکی۔

جولیا چند لمحے خاموشی سے کڑمی بیڈ کو دیکھتی رہی۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ وہ اس کمرے میں لے آئے جانے کا مقصد سمجھ گئی تھی۔ اسلیئے اس کی تشویش بڑھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بوقت ضرورت وہ کس طرح اپنا دفاع کر سکتی ہے۔ مگر کوئی چیز اسے ایسی نظر نہیں آ رہی تھی جس کا وہ دفاع کے لئے سہارا لے سکتی ہو۔ آخر اس نے سر جھٹکا اور بیڈ پہ بیٹھ گئی۔ بہرحال یہ بات تو اس کے لئے طے شدہ ہے کہ وہ فلیپر کو کسی بھی قیمت پر اس کے ناپاک ارادے

www.urdupalace.com

... ہیں ہونے دے گی۔ چاہے اسے اپنی جان کیوں نہ دینی پڑے۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے تقریباً پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور فلیپر ڈھیلے ڈھالے لباس میں اندر آ گیا۔ اس کے پیچھے قوی ہیکل آدمی اندر آ گئے۔ ان میں سے ایک نے دروازہ بند کر دیا۔

فلیپر مسکراتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھا۔

جولیا اسی طرح اطمینان سے بیڈ پر بیٹھی رہی۔

"عشرت گاہ پسند آئی" ——— فلیپر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتاؤ" ——— جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارے فائر کرنے سے پہلے تو میرے ذہن میں عیاشی کا پروگرام تھا۔ مگر اب پہلے میں تمہارا مکمل اور تفصیلی حدود اربعہ معلوم کرنا پسند کروں گا اور عیاشی بعد میں۔ وہ تو بہر حال ہونی ہی ہے" ——— فلیپر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"حدود اربعہ سے تمہاری کیا مراد ہے" ——— جولیا نے بدستور خشک لہجے میں جواب دیا۔

"یہی کہ تم اس ملک میں کس مشن پر آئی ہو اور تمہاری تنظیم کون سی ہے۔ کون تمہارا سربراہ ہے۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ——— فلیپر نے کہا۔

"اگر میں نہ بتلاؤں تو" ——— جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر میرے پیچھے کھڑے ہوئے دو آدمیوں کو دیکھ لو۔ یہ ہر قسم کے راز اگلوانے کے ماہر ہیں اور خاص طور پر عورتوں سے راز اگلوانے کے تو یہ سپیشلسٹ ہیں" ——— فلیپر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر جیسے کچھ سوچ رہی ہو۔ پھر اس نے قدرے نرم

www.urdupalace.com

لہجے میں جواب دیا۔

"سنو فلیپر مجھے معلوم ہے کہ تم کس مخصوص مشن پر اس ملک میں آئے ہو۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم آپس میں پکٹ کر کے معلومات کا باہمی تبادلہ کر لیں۔ اور پھر دونوں تنظیمیں مل جل کر کام کریں اور ایک دوسرے کی مدد کر کے اپنے اپنے مشنوں کو کامیابی سے ہمکنار کر لیں" ـــــ جولیا نے تجویز پیش کی۔

"تمہاری تجویز اپنی جگہ درست ہے مگر تم اپنی اور میری پوزیشن کا فرق محسوس کرو تم اس وقت اس پوزیشن میں ہو کہ میں تم سے ہر قسم کی معلومات بغیر کچھ تبلائے اگلوا سکتا ہوں۔ پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اپنا راز آؤٹ کروں" ـــــ فلیپر نے جواب دیا۔

"یہ تو ٹھیک ہے مگر تم خود بھی سیکرٹ ایجنٹ ہو اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کوئی بھی سیکرٹ ایجنٹ جان تو دے سکتا ہے مگر زبردستی اپنی تنظیم کا راز نہیں اگل سکتا۔ میری جان لینے سے میری تنظیم کی کارکردگی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ تم ایک تعاون سے محروم رہ جاؤ گے" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"ہونہہ" ـــــ فلیپر نے جواب دیا اور پھر جولیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کافی دیر تک سوچتا رہا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لی۔

"ٹھیک ہے مجھے تمہاری پیش کش منظور ہے۔ مگر اس کے لئے میری دو شرائط ہیں ایک تو یہ کہ تم جب تک اس ملک میں موجود ہو میری داشتہ بن کر رہو گی۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ پہلے تم اپنے متعلق تفصیل سے سچ سچ بتلا دو۔ میں پہلے تمہاری بات کی تحقیق کروں گا اگر تحقیق کے بعد تمہاری بات سچ نکلی تو میں بھی جواباً اپنا دوستانہ ہاتھ بڑھاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ میں کیا کروں گا" ـــــ فلیپر نے کہا۔

www.urdupalace.com

"تمہاری دونوں شرطیں مجھے قطعاً منظور نہیں۔ پہلی شرط کا جہاں تک تعلق ہے دوستانہ پکٹ ہونے کے بعد میں خود اس بات کا فیصلہ کروں گی کہ آیا جو تم چاہتے ہو وہ ہو یا نہ ہو۔ جہاں تک دوسری شرط کا تعلق ہے فوری طور پر معلومات کا تبادلہ تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں" —— جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا نہیں چاہتیں تو پھر سب کچھ تمہاری رضا مندی کے بغیر حاصل کر لوں گا" —— فلیپر نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں کو اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں قدم بڑھاتے ہوئے جولیا کی طرف بڑھے۔ جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"خبردار آگے بڑھے تو" —— جولیا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاہا۔" —— ان دونوں نے وحشیانہ انداز میں قہقہے لگائے اور پھر جھپٹ کر جولیا کو دبوچنے لگے۔ مگر جولیا نے اچانک قلابازی کھائی اور بستر کے دوسری طرف پہنچ گئی۔ وہ دونوں منہ کے بل بستر پر گر گئے۔ اسی لمحے جولیا نے اچھل کر پوری قوت سے ہتھیلی کا وار ایک آدمی کی گردن پر کیا۔ اس کے ہاتھ میں اتنی قوت تھی کہ وہ آدمی صرف ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر بستر پر پڑے پڑے ڈھیلا پڑ گیا۔

دوسرا آدمی اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصّے کے آثار تھے۔ فلیپر کی آنکھوں میں بھی حیرت کے آثار اُبھر رہے تھے۔ کیونکہ جولیا نے بڑی آسانی سے اس کا ایک آدمی بیکار کر دیا تھا۔

دوسرے آدمی نے اچانک چھلانگ لگائی اور پھر اڑتا ہوا جولیا کی طرف گیا۔ جولیا تیزی سے ایک طرف ہٹ گئی اور وہ آدمی سیدھا دیوار سے جا ٹکرایا۔ گو اس نے ہاتھ دیوار کی طرف بڑھا کر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ مگر دوسرے لمحے جولیا کا بھرپور مکّہ اس کے پہلو پر پڑا اور وہ لڑکھڑا کر پہلو کے بل نیچے گر گیا۔ اچانک جولیا نے اپنی

www.urdupalace.com

ایڑی زمین پر ماری اور ایڑی زمین پر لگتے ہی اس کی جوتی کی نوک سے ایک تیز چھری باہر نکل آئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آدمی سیدھا ہوتا۔ جولیا نے پوری قوت سے ٹانگ اس کے پہلو میں ماری اور جوتی کی نوک سے نکلی ہوئی چھری اس کے پیٹ میں گھستی چلی گئی۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

جولیا پر تو جنون سوار ہو گیا۔ اس نے اتنی تیزی سے ٹانگ چلائی جیسے اس کی ٹانگ کسی آٹومیٹک مشین سے منسلک ہو گئی ہو۔ چھری ایک منٹ میں تقریباً پندرہ بیس بار اس کے جسم میں گھسی اور باہر نکلی۔ دوسرے لمحے وہ آدمی بھی ڈھیلا پڑ گیا۔

فلیپر ابھی تک بڑی حیرت سے خاموش کھڑا یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی جولیا اس کی طرف پلٹی۔ اس نے بڑی پھرتی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"تم میرے اندازے سے زیادہ چالاک ثابت ہوئی ہو" ——— فلیپر نے تشویشناک لہجے میں کہا اور پھر ریوالور کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔

"میں اب بھی یہی کہوں گی کہ تم مجھ سے دوستانہ پیکٹ کر لو۔ تم نے اپنے آدمیوں کا حشر تو دیکھ لیا" ——— جولیا نے سخت لہجے میں فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں اب یہ نہیں ہو سکتا۔ تم نے میرے بہترین آدمی ضائع کر دیئے ہیں" فلیپر نے سخت لہجے میں کہا اور پھر قدم بہ قدم پیچھے ہٹنے لگا۔ ریوالور کا رخ بدستور جولیا کی طرف تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے زور سے بوٹ کی ایڑی دروازے پر ماری اور پھر دو قدم آگے بڑھ آیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور تقریباً چار مسلح آدمی اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے بڑی حیرت سے کمرے کا منظر دیکھا۔

"اس لڑکی کو زبردستی پکڑ کر بستر پر ڈال کر اچھی طرح باندھ دو۔ اب میں پہلے اس کا غرور توڑوں گا۔ پھر کوئی بات کروں گا" ——— فلیپر نے دھاڑتے ہوئے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔ اور پھر وہ چاروں آدمی قدم بہ قدم ہاتھوں میں پکڑی ہوئی

www.urdupalace.com

سٹین گنیں لیے اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچے۔ جولیا نے اچھل کر ان کو روکنا چاہا مگر چاروں آدمی بیک وقت اس پر جھپٹ پڑے اور پھر ایک نے سٹین گن اس کے سینے سے لگا دی اور باقیوں نے اسے قابو میں کر لیا۔ پھر ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر نائیلون کی ایک باریک رسی کا گچھا نکالا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ جولیا کے ہاتھ اور پاؤں مضبوطی سے باندھنے میں کامیاب ہو گئے۔ جولیا نے اپنی طرف سے تڑپنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔ اب صورت حال یہ تھی کہ وہ نہ ہی اپنے ہاتھ ہلا سکتی اور نہ پیر۔ اسے اچھی طرح باندھنے کے بعد انہوں نے اسے اٹھا کر بستر پہ ڈال دیا۔ پھر انہوں نے جولیا کے جسم کو اچھی طرح بستر سے بھی باندھ دیا۔ اب وہ اس انداز میں بندھ چکی تھی کہ قطعی طور پر ہلنے جلنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی۔

"یہ دونوں لاشیں اٹھا کر باہر لے جاؤ" ـــــ فلیپر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔ اور انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل کرنے میں قطعاً دیر نہیں لگائی۔ چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو چکا تھا۔ فلیپر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا اور پھر ریوالور ایک طرف فرش پر ڈال دیا اور خود مسکراتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا خاموش پڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ جہاں اسے شیطانیت ناچتی صاف نظر آ رہی تھی۔ جولیا کے ذہن میں لاوا ابل رہا تھا۔ آج وہ اس بری طرح پھنس گئی تھی کہ نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔

جولیا کے قریب آ کر فلیپر نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جولیا کے گریبان پر پڑا اور پھر کمرے میں کپڑا پھٹنے کی آواز گونج اٹھی۔ فلیپر نے ایک ہی جھٹکے میں جولیا کا سکرٹ پھاڑ ڈالا تھا۔ اب جولیا باڈی اور انڈر ویئر میں اس کے سامنے موجود تھی۔

"ہا، ہا، ہا۔ خاصے دلکش جسم کی مالک ہو۔ اگر تم خود ہی مان جاتیں تو زیادہ

www.urdupalace.com

لطف آتا" ——— فلیپر نے اس کی باڈی کی طرف اپنا شیطانی ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو اگر تم شیطنیت پر تل ہی گئے ہو تو پھر مجھے آزاد کر دو۔ میں تم سے تعاون کروں گی" ——— جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب یہ ناممکن ہے میں مزید کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اب تو میں زبردستی کروں گا" ——— فلیپر نے جواب دیا۔

"دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باڈی کو گرفت میں لے چکا تھا۔

جولیا نے بے بسی اور غصے سے دانت بھینچ لئے۔ اسے معلوم تھا کہ اب وہ فلیپر کے ہاتھ سے کسی صورت نہیں بچ سکے گی۔

ٹائیگر کو پی اے کی ڈیوٹی دیتے ہوئے آج چوتھا روز تھا۔ مگر ابھی تک وہ کوئی خاص بات معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہ ہر طرح سے چوکنا تھا۔ اسے سفیر کی حرکات پر مبہم سا شک تو ضرور ہوا تھا مگر وہ کوئی واضح بات معلوم نہیں کر سکا تھا۔

ابھی وہ اپنی میز کے سامنے بیٹھا سفیر صاحب کی تازہ ڈاک دیکھ رہا تھا کہ اچانک انٹرکام کی گھنٹی زور سے بج اٹھی۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھا لیا۔

www.urdupalace.com

"یس سر" ـــــ

"فوراً میرے دفتر میں آؤ" ـــــ سفیر صاحب نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے رسیور رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سفیر صاحب کے دفتر میں پہنچ گیا۔

"یس سر" ـــــ ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر ارجن میں نے آپ کو آج سے دس روز پہلے ایک شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے اس سلسلے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی" ـــــ سفیر صاحب نے قدرے درشت لہجے میں کہا۔

اب ٹائیگر کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ وہ کون شخص تھا جس کے متعلق سفیر صاحب نے ہدایات دی تھیں۔ اس لئے وہ چند لمحے خاموش رہا۔ پھر اس نے یہ کہہ کر انہیں ٹالنا چاہا۔

"سر ابھی تک معلومات مکمل نہیں ہو سکیں۔ میں جلد ہی مکمل معلومات حاصل کر کے آپ کو رپورٹ پیش کر دوں گا"

"ہونہہ" ـــــ سفیر صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ان کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے قدرے درشت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں مگر ایک گھنٹے کے اندر اندر مجھے مکمل رپورٹ مل جانی چاہیے"

"یس سر" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے ذہن میں لاوا ابل رہا تھا۔ اسے اچھی طرح علم تھا کہ اس بات پر ہی اس کا راز آشکارا ہو سکتا ہے۔ اب وہ پی اے جس کا میک اپ ٹائیگر نے کیا تھا۔ ٹائیگر کے ہاتھوں مر چکا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ٹائیگر کر بھی کچھ نہیں سکتا تھا۔ وہ دوبارہ اپنی سیٹ پر

www.urdupalace.com

آکر بیٹھ گیا۔

ابھی اسے سیٹ پر بیٹھے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ چپڑاسی نے اندر آکر سفیر صاحب کا پیغام دیا۔

"سر چیف باس پورچ میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں"۔

"پورچ میں"۔۔۔ ٹائیگر نے سر اٹھا کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں جناب وہ کہیں جا رہے ہیں اور شاید آپ نے بھی ان کے ساتھ جانا ہے"۔۔۔ چپڑاسی نے جواب دیا۔

"چلو"۔۔۔ ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ پورچ میں پہنچ گیا۔ پورچ میں سفارت خانے کی مخصوص گاڑی کی بجائے عام استعمال میں رہنے والی کار موجود تھی اور سفیر صاحب کار کے قریب ٹہل رہے تھے۔

ڈرائیور کے ساتھ بیٹھو ارجن"۔۔۔ سفیر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر خاموشی سے ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سفیر صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے اور ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ سفارت خانے کی عمارت سے باہر نکلنے کے بعد گاڑی شہر کی مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی شہر کے شمالی کونے میں موجود نئی آبادی کی طرف بڑھنے لگی۔

ٹائیگر کچھ سمجھ نہ سکا کہ سفیر صاحب خلاف پروگرام کہاں جا رہے ہیں۔ بہرحال خاموش بیٹھا رہا۔ کیونکہ اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کچھ پوچھ نہیں سکتا تھا۔

جلد ہی گاڑی ایک وسیع و عریض عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ گیٹ پر موجود چوکیدار نے کار دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا اور ڈرائیور گاڑی پورچ میں لے جانے کی بجائے عمارت کی ایک دیوار کی طرف لے چلا گیا۔ سپاٹ دیوار کے سامنے جا کر کار رک گئی۔

www.urdupalace.com

گاڑی رکتے ہی ٹائیگر باہر نکلنے لگا مگر سفیر نے اسے روک لیا۔
"آپ تشریف رکھیں" ـــــ اور ٹائیگر دوبارہ خاموش بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے نیچے اتر کر دیوار کی جڑ میں ہاتھ لگایا اور دوسرے لمحے دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ اندر ایک خالی کمرہ نظر آرہا تھا۔ ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھادی اور پھر اس نے گاڑی کمرے کے درمیان روک دی۔ گاڑی وہاں رکتے ہی ایک سیٹی کی آواز کمرے میں گونجی اور پھر گاڑی کسی لفٹ کی طرح نیچے اترنے لگی۔
ٹائیگر اب چوکنا ہو گیا تھا۔ اسے احساس ہو گیا کہ اس کا راز فاش ہو گیا ہے مگر اس کے باوجود وہ ذہنی طور پر مطمئن تھا کہ کم از کم اس طرح وہ مجرموں کے ہیڈ کوارٹر تک تو پہنچ گیا اور سفارت خانے میں رہنے کا مقصد بھی یہی تھا۔ اس کے خیال میں مقصد کسی طرح بھی پورا ہونا چاہیئے۔
گاڑی تھوڑی دیر بعد رک گئی۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ ڈرائیور گاڑی کو آگے بڑھا لے گیا۔ سامنے ایک دروازہ تھا جس پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ جیسے ہی سفیر کی کار دروازے پر پہنچی اس ادھیڑ عمر آدمی نے کار کا دروازہ کھولا اور سفیر صاحب نیچے اتر آئے۔ ان کے اشارے پر ٹائیگر بھی کار سے نیچے اتر گیا۔
"ہیلو ڈاکٹر" ـــــ سفیر صاحب نے ادھیڑ عمر آدمی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔
"چلیئے جناب" ـــــ ڈاکٹر نے ایک اچٹتی ہوئی نظر ٹائیگر پر ڈالتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر موجود مسلح دربانوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ پھر ڈاکٹر، سفیر اور ٹائیگر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں بیس کے قریب مسلح آدمی موجود تھے۔ جیسے ہی وہ ہال میں پہنچے ڈاکٹر نے مسلح افراد کو ایک مخصوص اشارہ کیا اور دوسرے لمحے ان میں سے چار آدمیوں نے سٹین گنیں ٹائیگر کی پشت سے لگا دیں۔

www.urdupalace.com

"ہینڈز اپ" ــــ ان میں سے ایک نے بڑے کرخت لہجے میں ٹائیگر کو حکم دیا۔ ٹائیگر گو ذہنی طور پر اس صورت حال کے لئے پہلے سے تیار تھا۔ مگر پھر بھی وہ ایک لمحے کے لئے حیرت زدہ سا رہ گیا۔

"کک۔ کیا مطلب" ــــ اس نے حیرت زدہ لہجے میں سفیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو کہا جا رہا ہے اس کی تعمیل کرو" ــــ سفیر نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیا اور ٹائیگر نے خاموشی سے ہاتھ اٹھا لئے۔

"اس کی تلاشی لو" ــــ ڈاکٹر نے دوسرے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر ایک آدمی نے ٹائیگر کی پشت پر کھڑے ہو کر اس کی تلاشی لی مگر کوئی چیز برآمد نہ ہو سکی۔

"فلیپر کہاں ہے" ــــ سفیر نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ روم نمبر فور میں مصروف ہے" ــــ ایک آدمی نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اسے بلاؤ" ــــ ڈاکٹر نے ناخوشگوار لہجے میں اس آدمی کو حکم دیا۔

"مگر سر انہوں نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے" ــــ اسی آدمی نے قدرے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہم اس کو بھی روم نمبر فور میں لئے چلتے ہیں۔ ہال کی نسبت اس سے راز اگلوانے کے لئے کمرہ بہتر رہے گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ میں خود بھی اصل بات اپنے سامنے معلوم کروں" ــــ سفیر نے تجویز پیش کی۔

"یہ آدمی مجھے بھی مشکوک لگتا ہے" ــــ ڈاکٹر نے کہا۔

"پہلے اگر شک تھا تو اب یقین ہو چکا ہے ڈاکٹر۔ جیسے ہی ہماری کار داخلے کی دیوار کے قریب پہنچی یہ لاشعوری طور پر اترنے لگا تھا۔ حالانکہ ارجن کئی دفعہ میرے

www.urdupalace.com

ساتھ آیا ہے اس لئے کہ وہ تمام پروسیجر سمجھتا تھا۔ یہ یقیناً ارجن کی بجائے اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے" ــــــ سفیر نے ٹائیگر کو گھورتے ہوئے کہا۔

پھر تو ٹھیک ہے۔ ویسے آپ کا چپڑاسی بے حد ذہین نکلا جس نے آپ سے اپنے شک کا اظہار کر دیا اور آپ نے اسے ڈاج دینے کے لئے کسی آدمی کے متعلق رپورٹ طلب کر لی۔ بات تو وہیں ختم ہو گئی تھی۔ اگر یہ اصلی ارجن ہوتا تو یقیناً یہ جواب دیتا کہ اسے کوئی ہدایت نہیں دی گئی۔ مزید یقین اس کی تازہ ترین حرکت نے دلا دیا۔

"ہونہہ۔ اگر اس سے قیمتی معلومات ملیں تو میں چپڑاسی کو یقیناً انعام دوں گا"۔ سفیر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے روم نمبر فور میں لے چلو" ــــــ ڈاکٹر نے مسلح آدمیوں کو حکم دیا۔ اور ٹائیگر مشین گنوں کی زد میں چلتا ہوا ہال کمرے سے باہر نکل کر راہداری میں آ گیا۔ ڈاکٹر اور سفیر اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دور روم نمبر فور موجود تھا۔ وہ اس کے سامنے جا کر رک گئے۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔

اس سے پہلے کہ کوئی آگے بڑھ کر دستک دیتا۔ کمرے کے اندر سے ایک نسوانی آواز گونجی۔

"ہٹ جاؤ کمینے وحشی۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی" ــــــ

"ہا۔ ہا۔ بیشک بعد میں گولی مار دینا مگر اب" ــــــ ایک مردانہ آواز کمرے میں گونجی جس میں فتح و کامرانی کا جذبہ شامل تھا۔

نسوانی آواز سنتے ہی ٹائیگر کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔ اسے احساس ہوا کہ یہ آواز اس نے کہیں سنی ہوئی ہے مگر وہ سمجھ نہ سکا کہ یہ آواز کس کی ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر زور سے دروازے پر دستک دی۔ نسوانی آواز سن

www.urdupalace.com

گر اس کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار ظاہر ہوئے تھے جیسے وہ بھی معاملے کو نہ سمجھا ہو۔

"کون ہے بھاگ جاؤ" ——— اندر سے وہی آواز سنائی دی۔ لہجہ جھلایا ہوا تھا۔

"فلیپر دروازہ کھولو میں ڈاکٹر براؤن ہوں۔ جی ایم صاحب بھی تشریف لائے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے اونچی آواز میں جواب دیا۔ لہجے میں بے حد درشتی تھی۔

جواب میں چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر دروازہ کھلا اور فلیپر کی شکل دروازے میں نظر آئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ——— اس بار سفیر صاحب نے درشت لہجے میں سوال کیا۔

"سر ایک سیکرٹ ایجنٹ میرے ہاتھ لگی ہے۔ میں اس سے راز اگلوا رہا تھا" فلیپر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس آدمی سے بھی راز اگلوانے ہیں اندر چلو" ——— ڈاکٹر نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور فلیپر دروازے کے سامنے سے ہٹ گیا۔

"چلو اندر" ——— ڈاکٹر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ٹائیگر مسلح آدمیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے پیچھے ڈاکٹر اور سفیر بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔

جیسے ہی ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کی نظریں بیڈ پر پڑی جولیا کے عریاں جسم پر پڑیں اور اسی لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ آواز کس کی تھی۔ یہ تو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ وہ جولیا کو اس حال میں دیکھے گا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے تیرنے لگے۔ اور خون میں جیسے پارے کی آمیزش ہو گئی ہو وہ اچانک اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے اس نے پیچھے کھڑے مسلح آدمی کی

www.urdupalace.com

سٹین گن پر ہاتھ ڈال دیئے۔ پھر ایک ہی جھٹکے سے وہ اس آدمی کے ہاتھ سے سٹین گن چھین لینے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے یہ حرکت اتنی اچانک کی تھی کہ سب حیرت سے سن کھڑے رہے۔ اس سے پہلے کہ باقی سٹین گن بردار چونک کر اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کرتے۔ ٹائیگر نے سٹین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور گولیوں کی بوچھاڑ تینوں مسلح آدمیوں کو چاٹ گئی۔ اسی لمحے فلیپر نے پوری قوت سے ٹائیگر کے ہاتھ پر لات ماری اور سٹین گن ٹائیگر کے ہاتھ سے نکل گئی۔ مگر ٹائیگر نے فلیپر کو نیچے سے سٹین گن اٹھانے کی مہلت نہ دی اور وہ اچھل کر فلیپر کے اوپر جا گرا۔ فلیپر نے بچنے کی بیحد کوشش کی مگر ٹائیگر اسے رگیدتا ہوا دیوار تک چلا گیا۔ ڈاکٹر اور سفیر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور ان دونوں نے زمین پر پڑی ہوئی سٹین گن اٹھانی چاہی۔ ٹائیگر جو فلیپر کو دیوار کے ساتھ رگڑ رہا تھا نے یکدم اپنے ہاتھوں کو جنبش دی اور فلیپر اڑتا ہوا سفیر اور ڈاکٹر پر جا گرا۔ وہ تینوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر کھلے ہوئے دروازے میں جا گرے۔ ادھر ٹائیگر نے ایک طرف پڑی ہوئی سٹین گن اٹھانے کے لئے چھلانگ لگائی۔

اور پھر جیسے ہی وہ سٹین گن اٹھا کر سیدھا ہوا۔ اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہوگیا۔ ان تینوں نے جو دروازے میں جا گرے تھے۔ اس مہلت سے فائدہ اٹھایا اور وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔ شاید فلیپر نے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔ ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا کیونکہ اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً ٹائیگر انہیں بھون کر رکھ دیتا۔

ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ گولیاں برساتا ہوا دروازہ توڑ کر باہر نکل جائے مگر پھر اسے بیڈ پر پڑی ہوئی جولیا کا خیال آگیا۔ جولیا خاموش پڑی یہ لڑائی دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار تھے۔ وہ ٹائیگر کی بے پناہ

www.urdupalace.com

پھرتی پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھی۔ اور ویسے بھی ٹائیگر اس وقت اس کیلئے فرشتہ رحمت ثابت ہوا تھا۔ ورنہ وہ فلیپر کے سامنے بے بس ہو چکی تھی۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کے پیر کی طرف سٹین گن کا رخ کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں ایک بوچھاڑ کی صورت میں آگے بڑھیں اور جولیا کے دونوں پیروں کے درمیان سے گزرتی چلی گئیں۔ البتہ درمیان میں موجود رسیاں کٹ گئیں۔

ٹائیگر نے باقی رسیاں بڑی پھرتی سے کھول ڈالیں۔ اور پھر ایک مرے ہوئے سپاہی کے کپڑے اتار کر اس نے جولیا کی طرف پھینک دیئے۔

"انہیں پہن لیجئے محترمہ۔ گو یہ خون آلود تو ضرور ہیں مگر عریاں رہنے سے بہتر ہے کہ انہیں استعمال کر لیا جائے"

جولیا نے خاموشی سے کپڑے پہن لئے۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ نوجوان کون ہے اور کیوں اس کے ساتھ ہمدردی کر رہا ہے کیونکہ وہ ٹائیگر کو پہچانتی ہی نہیں تھی۔

جب اس نے کپڑے پہن لئے تو پھر ٹائیگر سے مخاطب ہوئی۔

"تم کون ہو"——

"مجھے اپنا دوست ہی سمجھئے۔ اس سے زیادہ تعارف کی فی الحال نہ ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ سب سے اہم مسئلہ اس وقت یہاں سے نکلنے کا ہے"—— ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں سے نکلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے جبکہ چاروں طرف دشمن موجود ہیں" جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہ کوئی صورت تو نکالنی ہی پڑے گی۔ ظاہر ہے وہ ہمیں ختم کرنے یا دوبارہ پکڑنے کے لئے اپنی آخری کوشش بھی کر ڈالیں گے"—— اور پھر زمین پر

www.urdupalace.com

پڑی ہوئی سٹین گن جولیا کی طرف بڑھا دی۔ جولیا نے سٹین گن سنبھال لی۔
"تم دروازے کے قریب چھپ جاؤ۔ اگر وہ دروازہ کھول کر فائرنگ کرنا چاہیں تو انہیں سنبھالنا اور اگر وہ دروازہ کھول کر اندر بم ماریں تو فوری طور پر باہر نکلنے کی کوشش کرنا۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا" ——— ٹائیگر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"اور تم کیا کرو گے" ——— جولیا نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔ اس پر حادثہ ہی ایسا گزرا تھا کہ ابھی تک اس کے ہوش وحواس مکمل طور پر بحال نہیں ہوئے تھے۔
"میں" ——— ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے اور طائرانہ نظروں سے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔
"اس کمرے میں نہ تو کوئی روشندان ہے اور نہ ہی کوئی کھڑکی۔ اب اس کے سوا اور کیا صورت ہو سکتی ہے یا تو ہم دروازہ توڑ کر باہر نکل جائیں اور فلمی ہیرو کی طرح گولیاں برساتے ہوئے دشمن کے اڈے سے باہر ہو جائیں یا پھر بہادروں کی طرح جان دے دیں" ——— ٹائیگر نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔
اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک کمرے کے کی ہول سے دودھیا رنگ کی گیس بڑی تیزی سے کمرے میں داخل ہونے لگی۔ ان دونوں نے گیس دیکھتے ہی سانس روک لی۔
مگر کب تک گیس بہت تیزی سے کمرے میں پھیلتی جا رہی تھی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سانس لینے پر مجبور ہو گئے۔ اور جیسے ہی انہوں نے سانس لی، وہ دونوں دھڑام سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دونوں کے ذہن تاریک ہو چکے تھے۔

www.urdupalace.com

شام کا وقت تھا۔ آسمان پر سیاہ رنگ کے بادل تیزی سے جمع ہو رہے تھے۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں دانش منزل کی چھت پر موجود تھے۔ وسیع و عریض چھت کے ایک کونے میں ایک جدید قسم کا ہیلی کاپٹر بھی کھڑا تھا۔

چھت کے عین درمیان میں ایک مضبوط اسٹینڈ پر ایک کافی بڑا جار رکھا ہوا تھا۔ جس کے ساتھ پمپ نما آلہ فٹ تھا۔ قریب بڑے راکٹ جیسے دو سلنڈر بھی موجود تھے۔ عمران نے ایک سلنڈر اٹھا کر اس جار کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھا۔ اور اس سے نچلے خانے میں دوسرا سلنڈر بھی فٹ کر دیا۔ پھر ان دونوں کے منہ ایک نلکی سے منسلک کر دیئے۔ اس نلکی کے درمیان سے ایک ٹیوب نکل رہی تھی اس ٹیوب کا دوسرا سرا اس نے جار کے نیچے موجود خانے میں فٹ کر دیا اور پھر پمپ نما آلے کا بٹن دبتے ہوئے پمپ آٹومیٹک طور پر چلنے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی لوہار کی دھونکنی چل رہی ہو۔ پمپ کے چلتے ہی سفید رنگ کے جار میں تیزی سے دودھیا رنگ کی گیس بھرنی شروع ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد جار کے منہ سے گیس کے بلبلے باہر نکلنے لگے۔

"اب چلو"۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ بلیک زیرو نے پائلٹ سیٹ سنبھالی اور

www.urdupalace.com

چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر بلند ہوا۔ عمران نے انتہائی طاقتور لینس کی دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ پہلے تو ہیلی کاپٹر سیدھا بلندی کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ ایک مخصوص بلندی پر پہنچ کر بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ عمران دوربین آنکھوں سے لگائے بغور نیچے دیکھنے لگا۔

مکانوں کی چھتوں پر لگے ہوئے ٹیلیویژن انٹینا اور چھوٹے چھوٹے ٹاور اس کے مخصوص ٹارگٹ تھے۔

"عمران صاحب ضروری تو نہیں کہ یہ بادل مصنوعی طور پر پیدا کئے جا رہے ہوں ہو سکتا ہے یہ قدرتی ہوں اور ہم مفت میں گیس ضائع کر بیٹھیں" ——— بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج کل ہر چیز غیر ضروری ہے۔ صرف وقفہ بہت ضروری ہے" ——— عمران نے بدستور نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ اس کے کانوں میں پاپولیشن پلاننگ بورڈ کا سلوگن وقفہ بہت ضروری ہے گونجنے لگا۔

ہیلی کاپٹر شہر کا چکر لگانے لگا۔ عمران بڑے غور سے جائزہ لے رہا تھا۔ مگر ابھی تک کہیں سے بھی اسے نیلے رنگ کے بلبلے اٹھتے دکھائی نہیں دیئے تھے۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گھڑی پر نگاہ دوڑائی اور طویل سانس لیکر دوبارہ دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اسے اچھی طرح احساس تھا کہ جو گیس وہ ان بلبلوں کو ٹریس کرنے پر استعمال کر رہا ہے وہ بیحد قیمتی ہے اور شاید ایک سال تک مزید وہ ایک سلنڈر بھی حاصل نہ کر سکے۔ مگر ملکی سلامتی کے لئے وہ یہ رسک لے رہا تھا۔ آسمان پر گہرے بادل چھا چکے تھے۔

"عمران صاحب ہو سکتا ہے مجرم ہمارے ہیلی کاپٹر کو مصنوعی بجلی کا نشانہ بنا دیں" ——— بلیک زیرو کو ایک اور خیال آگیا۔

www.urdupalace.com

"ہونے کو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینک دوں۔ آج تمہاری عقل کہیں گھاس چرنے گئی ہوئی ہے۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے ہیلی کاپٹر میں آسمانی بجلی سے بچنے کا نظام موجود ہے۔ پھر ہو سکتا ہے ہو سکتا ہے کی گردان لگا رکھی ہے" —— عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو پر جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ایسا سوال کیوں کر بیٹھا ہے جبکہ اسے خود بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ ہیلی کاپٹر میں ایسا نظام موجود ہے جس کی موجودگی میں ہیلی کاپٹر پر آسمانی بجلی نہیں گر سکتی۔ شروع شروع میں تو ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر پرواز کرتا رہا۔ پھر عمران کے کہنے پر بلیک زیرو اسے نیچے لے آیا۔ اور اب وہ بہت کم بلندی پہ پرواز کر رہے تھے۔ انہوں نے شہر کے سینکڑوں چکر لگا ڈالے تھے مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تھا۔

"واپس چلو بلیک زیرو ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ واقعی یہ بادل قدرتی ہیں" —— عمران نے ایک طویل سانس لے کر دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

عمران نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا دی اور کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا تو بلیک زیرو کے چہرے پر گھبراہٹ تھی۔

"کیا ہوا" —— عمران نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر کا انجن خراب ہو گیا ہے سر۔ کوئی چیز انجن میں لگی ہے" —— بلیک زیرو نے مختلف بٹن دباتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے انجن میں سے گڑگڑاہٹ کی نامانوس سی آوازیں گونجنے لگیں۔ اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اپنی بلندی کھونے لگا۔

www.urdupalace.com

ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے کسی بلند عمارت سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا۔
عمران نے پھرتی سے آگے بڑھ کر کنٹرولنگ نظام کو خود چیک کرنا چاہا مگر اسی لمحے ڈائل پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ۔ ہیلی کاپٹر میں آگ لگنے والی ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نیچے دیکھنے لگا۔ اس وقت ان کا ہیلی کاپٹر گو خاصا نیچے آچکا تھا مگر پھر بھی اگر وہ یہاں سے کود تے تو ان کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا اور اگر ہیلی کاپٹر میں چند لمحے اور رہ جاتے تو تب بھی ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے ساتھ ہی ان کے جسم سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتے۔ چونکہ ان کے ذہن میں خطرے والی ایسی کوئی بات نہیں تھی اس لئے وہ پیراشوٹ بھی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔

اب عمران اور بلیک زیرو دونوں ہر لحاظ سے موت کے منہ میں پہنچ چکے تھے۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر سے کود جاتے۔ تب بھی موت ہی ان کا استقبال کرتی۔ اور اگر نہ کودتے تب بھی ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے ساتھ ساتھ موت کے جلو میں پہنچ جاتے۔ ہیلی کاپٹر کا خطرے والا بلب بدستور جل بجھ رہا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر لمحہ بہ لمحہ نیچے ہوتا چلا جا رہا تھا بلب جلنے کے بعد تو وہ یہ بھی انتظار نہیں کر سکتے تھے کہ ہیلی کاپٹر جب زمین کے قریب پہنچے تو وہ نیچے کود جائیں۔

بلیک زیرو عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کہ عمران اس صورتحال سے کیسے نپٹتا ہے ادھر پوزیشن ہی کچھ ایسی ہو چکی تھی کہ عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی جواب دے گئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آج موت ان دونوں کا مقدر بن چکی ہے۔

ہیلی کاپٹر کی حالت بھی لمحہ بہ لمحہ بگڑتی جا رہی تھی۔ عمران کے ذہن میں ایک لاوا سا ابل رہا تھا۔ آخر اس نے اندھا جوا کھیلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر پھٹنے کے ساتھ تو موت سے بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا۔ البتہ نیچے کود جانے میں دھندلی

www.urdupalace.com

سی کوئی امید ہوسکتی تھی ۔اس لئے عمران نے نیچے کود جانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا اور پھر ایک لمحے سے بھی کم مدت میں وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے دروازے کھول کر نیچے کود گئے ۔ نیچے کودتے ہی وہ دونوں کسی بھاری بھر کم پتھر کی طرح سر کے بل تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے ۔

اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان کی آنکھوں کے سامنے ہزاروں سورج طلوع ہو گئے ۔ ہیلی کاپٹر ان سے تھوڑی دور آگے جا کر ایک دھماکے سے پھٹ گیا تھا ۔ اور پھر وہ تیر کی طرح نیچے گرتے چلے گئے ۔ جہاں ان دیکھی موت ان کے استقبال کے لئے بازو پھیلائے موجود تھی ۔

سفیر ، ڈاکٹر براؤن اور فلیپر تینوں اپنی جان بچانے کے لئے دروازے سے باہر نکل گئے اور فلیپر نے دروازہ باہر سے بند کر دیا ۔

" ان دونوں کو بم مار کر ختم کر دو " ـــــ سفیر صاحب نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" میرا بھی یہی خیال ہے ۔ ورنہ دوسری صورت میں مجھے یہ نوجوان انتہائی خطرناک معلوم ہوتا ہے " ـــــ ڈاکٹر براؤن نے سفیر صاحب کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا ۔ مگر فلیپر کچھ اور ہی سوچ رہا تھا وہ ایک منجھا ہوا جاسوس تھا ۔ اس لئے

www.urdupalace.com

اس کا ذہن کسی بھی جذباتی فیصلے کو قبول نہیں کر سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نوجوان اور غیر ملکی لڑکی سے بہت کچھ اگلوا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں کوئی ایسی معلومات مل جائیں جس سے ان کے مشن کی کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں اور دوسری بات یہ تھی کہ جولیا کا عریاں سراپا اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔ ایسی سڈول اور خوبصورت جسم رکھنے والی عورتیں اس کی زندگی میں کم ہی آئی تھیں اور فلیپر اس معاملے میں بیحد ہوس پرست واقع ہوا تھا۔ وہ اتنے حسین جسم کو یوں ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے ان کی تجویز کی تائید کرنے کی بجائے اس نے جواب دیا۔

"سر، اگر آپ میری بات مانیں تو ایک ایسی ترکیب ہے کہ یہ دونوں قابو میں آ سکیں۔ ہم ان سے تمام باتیں اگلوا کر پھر انہیں ختم کر دیں گے"

"وہ کیا" —— سفیر صاحب اور ڈاکٹر براؤن نے بیک وقت سوال کیا۔

"ہم بے ہوش کر دینے والی گیس ان کے کمرے میں چھوڑ دیتے ہیں۔ بے ہوشی کے عالم میں انہیں اچھی طرح باندھ لیا جائے گا اور پھر یہ میرا کام ہے کہ میں ان دونوں سے تمام راز اگلوا لوں" —— فلیپر نے تجویز پیش کی۔

"کیا ضرورت ہے راز اگلوانے کی۔ دونوں کو ختم کر دو تاکہ یہ دھندہ ہی ختم ہو" —— سفیر صاحب نے جواب دیا۔

"سر اس لڑکی کی تو کوئی بات نہیں کیونکہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہے۔ اصل مسئلہ اس نوجوان کا ہے۔ اس نے یقیناً کسی خاص مقصد کے لئے آپ کے پی اے کا روپ دھارا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بھی معاملے میں آپ کے دفتر کو ملوث سمجھا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ معاملہ یہی ہو جس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے اور ہم نے لاعلمی میں اس آدمی کو ختم کر دیا تو ہم یقیناً نقصان میں رہیں گے کیونکہ اپنے آدمی کے یوں اچانک گم ہو جانے کی صورت میں ایک تو ان لوگوں کو معاملے

www.urdupalace.com

کا یقین ہو جائے گا اور دوسرا یہ کہ وہ بیحد چوکنے ہو جائیں گے۔ اگر اس نوجوان سے راز اگلوا لئے جائیں تو ان کی بدولت صحیح صورت حال کا علم ہو جائے گا اور پھر ان معلومات کی روشنی میں ہم اپنے آئندہ اقدامات مرتب کر سکتے ہیں"۔۔۔ فلیپر نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو۔ بہرحال اتنی بات میں جانتا ہوں کہ ان دونوں کو بچ کر نہیں جانا چاہیئے۔ اور ڈاکٹر تم فوری طور پر مین آپریشن شروع کر دو۔ اب زیادہ دیر ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی"۔۔۔ سفیر نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر مین آپریشن کے لئے ابھی مجھے دو دن لگیں گے"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"بہرحال دو دن بعد مین آپریشن شروع ہو جانا چاہیئے۔ اور ڈاکٹر اس دوران تم باقاعدہ صورت حال کو آبزرو کرو کیونکہ فلیپر کی بات سے مجھے احساس ہوا ہے کہ ہم مشکوک ہو چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ دو دن سے پہلے ہی ہم چیک کر لئے جائیں"۔ سفیر نے ڈاکٹر براؤن کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ میرے آدمی تمام شہر کو چیک کر رہے ہیں۔ مجھے احساس ہے کہ میری مشین کو کس طرح چیک کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس کا انتظام پہلے سے کر رکھا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا آپ کی مشین کو آپریشن سے پہلے چیک کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ سفیر صاحب نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں سر اس کی ایک ہی صورت ہے کہ فضا میں ایکس الیون بی فائیو گیس پھیلا دی جائے۔ اس گیس کی موجودگی میں اگر آپریشن شروع ہو گیا تو ہمارا کنٹرول

www.urdupalace.com

ایریل فوراً چیک ہو جائے گا" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تم ضرور چیک کرو میں اب جا رہا ہوں۔ اس نوجوان کے متعلق مجھے فوراً رپورٹ کریں" ـــــ سیفر نے کہا اور پھر وہ ہال کی طرف چل دیئے۔ ڈاکٹر براؤن انہیں چھوڑنے کے لئے ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔

ان کے جانے کے بعد فلیپر نے ایک آدمی کو گیس جار لانے کا حکم دیا اور چند ہی منٹ بعد گیس جار مہیا کر دیا گیا۔

فلیپر نے جار کا منہ کی ہول کے منہ سے لگایا اور ڈاٹ نکال کر جار کو پوری قوت سے کی ہول کے ساتھ دبا دیا۔ گیس جار سے نکل کر کمرے میں پھیلنے لگی۔ فلیپر کو معلوم تھا کہ یہ گیس انتہائی زود اثر ہے اور دو آدمیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے آدھا سلنڈر ہی کافی ہے۔ مگر وہ ٹائیگر کی صلاحیتوں سے مرعوب ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے جار اس وقت تک کی ہول سے علیحدہ نہیں کیا۔ جب تک جار میں موجود تمام گیس کمرے میں داخل نہیں ہو گئی۔ جار علیحدہ کر کے اس نے ایک لمحے کے لئے بغور انہیں دیکھا اور اطمینان کی ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا اور پھر وہ آٹومیٹک لاک کا بٹن دبا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ چند منٹ بعد کمرے سے گیس خارج ہو گئی۔

"ان دونوں کو اٹھا کر ڈارک روم میں لے چلو۔ آج میں دیکھتا ہوں، یہ کیسے نہیں بولتے" ـــــ فلیپر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر چار مسلح آدمی کمرے میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے ان دونوں کو کندھوں پر لادا اور پھر فلیپر کے پیچھے چلتے ہوئے ڈارک روم میں پہنچ گئے۔

ڈارک روم ایک خاصا کشادہ کمرہ تھا اور اس میں اذیت رسانی کے جدید ترین آلات موجود تھے۔ فلیپر کے حکم پر ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ ستونوں کے ساتھ اچھی

www.urdupalace.com

طرح جکڑ دیا گیا۔

"تم چار آدمی شٹین گنیں لے کر کمرے کے چاروں کونوں میں پھیل جاؤ"
فلیپر نے ان میں سے چار آدمیوں کو حکم دیا اور ان چاروں نے فوری طور پر حکم کی تعمیل کی۔ اب فلیپر کے پاس دو آدمی باقی رہ گئے تھے۔ فلیپر ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری میں سے سبز رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور پھر اس نے اس کا ڈھکن کھول کر باری باری ٹائیگر اور جولیا کی ناک سے لگا دیا۔

چند منٹ تک ایسا کرنے کے بعد اس نے شیشی کا منہ بند کیا اور اسے ساتھ کھڑے آدمی کے ہاتھ میں دے دیا۔

شیشی ہٹائے چند ہی منٹ گزرے تھے کہ ٹائیگر اور جولیا دونوں کو ہوش آگیا چند لمحوں تک تو وہ دونوں خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھتے رہے پھر آہستہ آہستہ ان کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے غیر ارادی طور پر ادھر ادھر دیکھا تو اسے قریب کے ستون سے جولیا بھی بندھی ہوئی نظر آگئی۔

"نوجوان میری بات سنو" —— فلیپر نے قدرے سخت لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا بات ہے" —— ٹائیگر نے بیحد مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"تم اپنے متعلق صحیح صحیح سب کچھ تفصیل سے بتا دو تو تمہاری جان شاید بچ جائے۔ ورنہ میں نے آج تم سے زبردستی سب کچھ اگلوانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جواب تو تم نے بہرحال دینے ہیں۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے آپ کو بھیانک اذیت سے بچا لو" —— فلیپر نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہمدردانہ مشورے کا بیحد شکریہ۔ میرا نام ارجن ہے اور میں سفیر صاحب کا پی۔ اے ہوں۔ نجانے سفیر صاحب کو مجھ پر کیوں شک ہو گیا ہے

www.urdupalace.com

باقی رہی کمرے میں لڑائی والی بات تو میں اس لڑکی کو بربریت کا شکار ہوتا دیکھ کر برداشت نہ کر سکا۔ اس لئے الجھ پڑا۔ یہ ہے اصل بات، اگر تم اس پر یقین کر لو تو بہتر ہے ورنہ دوسری صورت میں جو تمہاری مرضی آئے کر لو" ـــــ ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ٹیڑھی انگلی کئے بغیر گھی نہیں نکلے گا" ـــــ فلیپر نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا اور ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ترکیب نمبر چار استعمال کرو" ـــــ

دوسرا آدمی اس کا حکم سنتے ہی تیزی سے مڑا اور پھر اس نے الماری کھول کر ایک خنجر اور ایک چھوٹی سی شیشی اٹھائی اور لا کر فلیپر کے ہاتھ میں دے دی۔ فلیپر نے بڑے اطمینان سے خنجر ہاتھ میں تھام لیا۔ ایک لمحے تک بڑے طنزیہ انداز میں اس کی دھار پر انگلی پھیر پھیر کر ٹائیگر کو دیکھتا رہا۔ اور پھر قدم اٹھا کر ٹائیگر کے قریب آیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے ٹائیگر کے بازو سے قمیض ایک جھٹکے سے پھاڑ دی۔ دوسرے لمحے اس نے خنجر کی نوک ٹائیگر کے بازو میں گھسیڑ دی۔ ٹائیگر نے دانت بھینچ لئے۔ فلیپر نے خنجر باہر نکالا تو خون کی دھار زخم سے باہر رینگ آئی۔ فلیپر نے انگلی پر خون کے چند قطرے اٹھائے۔ ایک لمحے تک انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ان قطروں کو ٹائیگر کے منہ پر جھٹک دیا۔ اس کے اطمینان سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اذیت پسندی میں بیحد لطف لے رہا تھا۔

خنجر اس نے اپنے آدمی کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور پھر اس سے وہ چھوٹی سی شیشی لے کر اس کا ڈھکن کھولا اور مسکراتی ہوئی نظروں سے ایک بار ٹائیگر کی طرف دیکھا اور شیشی میں موجود سیاہ رنگ کے سیال کے چند قطرے ٹائیگر کے زخم پر انڈیل دیئے۔

سیاہ رنگ کے سیال کے زخم پر پڑتے ہی وہاں سے دھواں سا اٹھنے لگا۔ اور

www.urdupalace.com

ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار سسکی سی نکل گئی۔ اب فلیپر ایک طرف اطمینان سے کھڑا بغور ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ جولیا کی نظریں بھی ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔ گو بظاہر جولیا کا ٹائیگر سے کوئی تعلق نہیں تھا کیونکہ وہ اس کی اصلیت کو نہیں جانتی تھی مگر پھر بھی اسے اس نوجوان سے ہمدردی ضرور تھی۔ اس نوجوان نے عین وقت پر پہنچ کر اسے ذلیل ہونے سے بچا لیا تھا۔ ایک لحاظ سے جولیا کی زندگی اس نوجوان کی مرہون منت تھی کیونکہ جولیا اپنے دل میں اٹل فیصلہ کر چکی تھی کہ اگر فلیپر نے اسے بے آبرو کر دیا تو وہ آزاد ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہی کرے گی کہ خودکشی کرے گی مگر ہمدردی کے باوجود اس نوجوان کی عملی طور پر مدد کرنے سے قاصر تھی۔ وہ خود بے بس ہوئی کھڑی تھی۔

سیاہ سیال کے زخم پر پڑتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو۔

خون کی روانی لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھی اور ٹائیگر کے پورے جسم میں شدید ترین اینٹھن ہو رہی تھی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس کی رگیں خون کے دباؤ کی وجہ سے پھٹ جائیں گی۔ ٹائیگر کا چہرہ خون کی تیزی کی وجہ سے لمحہ بہ لمحہ سرخ تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ آنکھیں جیسے پھٹنے کے قریب تھیں۔ ٹائیگر کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ زور سے چیخیں مارے۔ ورنہ اسے دل گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ ایک المناک عذاب میں مبتلا تھا اور اب وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ اس کا سینہ بڑی تیزی سے پھول اور پچک رہا تھا۔ مگر ٹائیگر اب تک تو اپنی بے پناہ قوتِ ارادی سے یہ سب کچھ برداشت کئے جا رہا تھا۔ مگر اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چند لمحے بعد اس عذاب کو مزید برداشت کرنے سے قاصر ہو جائے گا۔ اس کا گلا خشک ہو کر اینٹھ گیا تھا۔ اور پیاس کی طلب اب جان لیوا ہوتی جا رہی تھی۔

فلیپر ایک طرف کھڑا بڑے اطمینان سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر کی جسمانی

www.urdupalace.com

حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ٹائیگر کی بے پناہ قوت ارادی کا دل سے قائل ہو گیا تھا۔ بڑے سے بڑا جی دار شخص بھی اس دوا کے ری ایکشن کو چند لمحوں سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

نوجوان اب بھی وقت ہے سب کچھ بتلا دے گا۔ فیصلہ کر لو ورنہ تمہارا دل چند لمحوں بعد پھٹ جائے گا "—— فلیپر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔ مگر ٹائیگر خاموش تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس کا حلق اس حد تک خشک ہو گیا ہے کہ وہ اب بات کرنے کے بھی قابل نہیں رہا۔

اب ٹائیگر کے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں اور ٹائیگر کو محسوس ہو گیا کہ چند لمحوں بعد واقعی وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر اچانک اس کے سینے کی گھٹن ناقابل برداشت ہو گئی اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ پھر تو جیسے چیخوں کا تانتا بندھ گیا۔ ٹائیگر کے منہ سے نکلنے والی چیخیں اتنی کربناک تھیں کہ جولیا کو پسینہ آ گیا۔ اب ٹائیگر کے حلق سے لاشعوری طور پر چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں واضح طور پر باہر نکل آئی تھیں اور چہرے کا گوشت ہر جگہ سے پھڑک رہا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے ٹائیگر کا جسم کسی ہوا بھرے غبارے کی طرح پھٹ جائے گا۔

جولیا اتنی اذیت برداشت نہ کر سکی۔ چنانچہ وہ چیخ اٹھی۔

" کمینے۔ کتے۔ اسے بچاؤ۔ ایک انسان تمہارے سامنے مر رہا ہے اور تم کھڑے مسکرا رہے ہو۔ بچا لو اسے۔ میں اس کی موت برداشت نہیں کر سکتی " ——

" محترمہ اگر تم برداشت نہیں کر سکتیں تو نہ کرو۔ اپنی آنکھیں بند کر لو اور تم بھی اس اذیت سے گزرنے کی تیاری کر لو۔ ابھی چند لمحوں بعد یہ سب کچھ تمہارے ساتھ بھی ہونے والا ہے "—— فلیپر نے بڑے تمسخرانہ لہجے میں جواب دیا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com